کتبخانہ امیر الملک میں یمنی نوادر

جناب ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی - لاہور

(۴)

سلسلہ امیر یمانی سید محمد بن اسمٰعیل صاحب سبل السلام کے مخطوطات

الاول علی بن ابراہیم حفید صاحب سبل السلام (م ۱۲۱۹ھ)

(۳۱) السر المصون فی نکتۃ الاظہار والاضمار فی اکثر الناس واکثرھم لا یعلمون (بلاغت)

ترجمہ "علی بن ابراہیم حفید صاحب سبل السلام ذکر لہ الشوکانی (البدر ص ۴۲ - ۴۳۲ ج ۱)

ترجمۃ حسنۃ وقال لہ مصنفات منہا السر المصون فی نکتۃ مات رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۲۱۹ھ

والثانی السید سعد بن عبد اللہ بن محمد الامیر الیمانی

(۳۲) فتح الرحمانی فی مناقب سیدی عبد الرحمن بن سلیمان (سیرت)

یہ کتاب مفتی عبد الرحمان بن سلیمان المذکور ۱۲۵۰ھ کے سوانح پر ہے (الفہ مؤلفہ فی ۱۲۶۳ھ) سعد بن عبد اللہ (مؤلف فتح الرحمان) امیر الملک کے معاصر ہیں۔ جیسا کہ آپ انہیں لفظ سلمہ سے یاد فرماتے ہیں۔ اور فتح الرحمان کے طریق وصول یں فرماتے ہیں۔

"کتبہ کاتب الحروف عفا اللہ عنہ الشیخ العلامۃ علی بن ابی بکر بن محمد جمال المعروف بالصائغ عافاہ اللہ تعالیٰ من مدینۃ زبید فی ۱۲۸۴ھ بعنایۃ شیخنا القاضی العلامۃ حسین بن محسن بن محمد السبعی الخزرجی الانصاری الیمنی الحدید عافاہ اللہ تعالیٰ وجاء معہ ایضاً کتابہ المسمی بالمنہج السوی"

والثالث سید عبد اللہ بن محمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی م ۱۲۴۲ھ

(۳۳) تلخیص المغنی لاھل الاثر فیما لا اصل لہ فی الاحیاء من الخبر۔ (حدیث)

۱؎ التاج ص ۳۶۶ ۲؎ سلسلہ نمبر ۲۰۶ ص ۴۳ ۳؎ التاج ص ۲۴ ۴؎ سلسلۃ العسجد نمبر ۲۱۸ ص ۵۵

احیاء علوم الدین (امام غزالی) کا یہ معاملہ ہے کرد "در وے ابوالفضل زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی م ۸۰۶ھ / ۱۴۰۳ء راکتاب ست یکے کبیر کہ در سن ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء نوشتہ و دراں وقوف بر بسیارے از احادیث احیا بروے متعذر گشتہ بعدہ برآں ظفر یافت تا سنہ ۷۶۰ھ / ۱۳۵۸ء پس صغیرے را تصنیف کردہ نامش المغنی عن حمل الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاخبار نہاد۔ و بعدہ تلمیذ وے حافظ ابن حجر عسقلانی م ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ء استدراک مافات عراقی نمودہ ..... و سید علامہ عبد اللہ بن محمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی را رسالہ ایست در یک کراسہ کہ در آن تلخیص مغنی کردہ و نامش المغنی لاہل الاثر فی مالا اصل لہ فی الاحیاء من الخبر نہادہ و در وے اقتصار بر ذکر احادیث بے اصل نمودہ۔"[۲]

وترجمۃ السید ا | " السید عبد اللہ بن محمد بن اسمٰعیل الامیر الصنعانی قال فی البدر الطالع ص ۱۶۰/۲ ولد سنہ ۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء وبرع فی جمیع العلوم وھو احد علماء العصر العاملین بالادلۃ الرافعین عن التقلید ...... وبلغنی انہ نظم بلوغ المرام وانہ الآن یشرحہ وھو الآن حی ینتفع بہ الناس ...... قال ثم توفی سنہ ۱۲۴۲ھ / ۱۷۹۵ء"[۳]

السید الامیر محمد بن اسمٰعیل بن صلاح الامیر م ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء[۱۶] | " ...... الیمانی الصنعانی الامام الکبیر والبدر المنیر المحدث الفقیہ الاصولی المتکلم ...... صاحب التصانیف المشہورۃ وناصر السنن المأثورۃ وناشر الاخبار الصحیحۃ المشہورۃ"

"یکے از اعلم علمائے یمن میمون و صاحب ریاست و امارت بود در فروع احکام تقلید ہیچکے نمی کرد، عمل بر اجتہاد خود نوشت"[۴]

امیر یمانی کے ہندوستانی استاد | " شیخ ابو الحسن سندھی مدنی از شیوخ اوست ـــــ توالیفش بسیار است ۔ کلام مجتہدانہ می کند و غایت انصاف و ثواب را رعایت مے نماید، منہا شرح الجامع الصغیر للسیوطی مجلدین و سبل السلام شرح بلوغ المرام دو مجلد کلاں ست ......"

"محرر سطور اکثرے ایں کتب بخط وے در سفر حج دیدہ و ازاں استفادہ نمودہ و بعضے ازاں نزد خود ہم دارد ۔ و وے بسہ واسطہ در سلسلۂ سند حدیث از شیوخ من است ۔ مقدارے کثیر در مجموعہ کہ از دلد

ا؎ علامہ تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ ۔ الشافعیۃ الکبریٰ نے بھی طبقات (ص ۱۴۵، ص ۱۸۲ ج ۴) میں احیاء العلوم کی بے ثبوت احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے (رحیق) ۲؎ اتحاف ص ۳۶ ۳؎ التاج ص ۲۵۹، ص ۲۶۰ ۴؎ اتحاف ص ۱

از عبداللہ بن محمد مرقوم بود نقل گرفته"[1]

مخطوطات امیرؒ در کتب خانۂ امیر الملک

(۳۴) النهر الممدود فی الکلام علی آیة هود یعنی یا ارض ابلعی ماءك الآیة۔ (تفسیر)[2]

۳۵ الایضاح والبیان فی تحقیق قصص القرآن (تفسیر)[3]

۳۶ سبل السلام شرح بلوغ المرام (حدیث)[4]

۳۷ هدایة المرتاب الی صحة نیة العبادات لنیل الثواب ودفع العقاب (حدیث)[5]

یہ نسخہ امیر الملکؒ نے مکہ معظمہ سے حاصل کیا، فرماتے ہیں "اوله سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا الخ

ایں رساله در جواب سوال بعض اہل علم است مدلل بآیات واحادیث تا آنکه عبادت وعمل بر طمع جنت وخوف از نار جحیم است فقیر نقلش از مکہ معظمہ گرفته"[6]

۳۸ منسك الحج والعمرة (حدیث)[7]

فرماتے ہیں

"اوله الحمد لله الذی امر خلیله بان یؤذن فی الناس بالحج الی بیت العتیق الخ ودر دے گفته فهذا المنسك الشریف قد ربطت مسائله بالادلة الخالصة عن التغییر والتحریف کتبت لنفسی راجعاً من الله مجاورة بیت العتیق وان یرزقنی حجه علی اشرف هدی واقوم طریق فان الابتداع قد دخل من العبادات فی جمیع الانواع وقد عارض عن الهدی النبوی کل مفرط وخالط الحق الباطل مخالط الی آخر ما قال

ایں رساله نیز رفیق سفر بود در حرمین الشریفین زاد شرفهما۔[8]

رساله ہذا (منسک الحج) مطبع فاروقی دہلی اور مصر دونوں جگہوں میں طبع ہو چکا ہے۔

۳۹ رفع الالتباس عن تنازع الوصی والعباس (کلام)[9]

۴۰ استیفاء الاقوال فی تحریم الاسبال علی الرجال (فقه الحدیث)[10]

---

[1] اتحاف ص۲۰۱ [2] سلسلة العسجد ص۶۹ [3] ایضاً ص۲۰ [4] سلسلة العسجد ص۷۱ ، یہ نسخہ سید امیر یمانیؒ کے والد صالح عبداللہؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ حاشیہ (اتحاف ص۲۶) اور سبل السلام سب سے پہلے امیر الملک ہی کی توجہ سے مطبع فاروقی دہلی میں طبع ہوئی۔ کتاب کا آغاز طباعت اور امیر الملک کے صحیفۂ زندگی کا آخری ورق ۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹ء میں پلٹا گیا۔ آپ کی وفات سے کچھ مدت بعد سبل السلام چھپ کر مکمل ہوئی وکان قدراً مقدوراً [5] سلسلة العسجد ص۷۵ [6] ایضاً [7] اتحاف ص۱۷۵ [8] سلسلة العسجد ص۷۵ [9] اتحاف ص۱۴۱ [10] سلسلة العسجد ص۷۵ [11] ایضاً

۴۱ شرح دعاء الماثور (حدیث)[1]

۴۲ رسالہ فی حکم الماء والکلاء (حدیث)[2]

۴۳ جمع التشتیت فی شرح ابیات التثبیت (کلام)[3]

"اولہ حمداً بک یامن قدر علی ھذہ الدار و من فیھا الفناء و ابیات التثبیت نظمے است از جلال الدین سیوطیؒ در احوال موتی فی القبور و این شرح مجلد بے وسط است[4] و این شرح بہترین شروح ابیات مذکورہ است و چوں ایں ابیات از جنس ترہیب است در آخرش کتاب دیگر سیوطی را کہ در باب ترغیب موسوم بہ بشری الکئیب بلقاء الحبیب[5] است نظم ساخت[6]۔ بعدہ خود آں را شرح کردہ[7]،

در اول ایں کتاب گفتہ و نقد احسن الناظم جلال الدین رحمہ اللہ تعالیٰ فی صلاتہ علی الآل لانہ اتی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث التعلیم فی بیان کیفیۃ الصلوٰۃ بذکرھم فلا یتم الامتثال فی الاتیان بالصلوٰۃ التی علمھا صلی اللہ علیہ وسلم امتہ الا بذکرھم انتھی۔ و ایں مسئلہ را دریں کتاب و در مؤلفات دیگر خود بادلہ صحیحہ باثبات رسانیدہ و برائے محدثین کہ در کتب حدیث صرف صلی اللہ علیہ وسلم نوشتہ ماندہ بدون ذکر آل اعذار صحیحہ بیان فرمودہ من شاء فلیرجع الیہ"[8]

اصول حدیث میں السید الامیر کے مخطوطات

۴۴ اسبال المطر علی قصب السکر (اصول حدیث)[9]

۴۵ فوائد[10] النظر فی مصطلح اھل الاثر (اصول حدیث)[11]

---

[1] سلافۃ العسجد ص ۷۵ [2] اتحاف ص ۶۶ [3] ثمار التنکیت از نواب صاحبؒ ص ۳ [4] حضرت نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کتابوں کو فارسی زبان میں جمع کر دیا ہے۔ نام ثمار التنکیت فی شرح ابیات التثبیت اور ضالۃ الناشد الفریب من بشری الکئیب بلقاء الحبیب رکھا۔ فرماتے ہیں۔ تحریر سطور ...... شرح پارسی زبان ہر دو قسم ابیات مذکورہ ارادہ کردہ ہر چہ از اخبار صحیحہ و آثار صریحہ در بارۂ احوال مقبور از حیور و شرور ماثور بود۔ بر وجہ تتبع و تحقیق ایراد نمود۔ (ثمار التنکیت ص ۳) یہ کتاب ۱۲۹۴ھ میں بڑے سائز کے ۱۲۲ باریک خط کے صفحات پر مطبع شاہجہانی بھوپال میں طبع ہوئی (رحیق)

[5] اتحاف ص ۳۷ [6] اتحاف ص ۶۶، ص ۶۷ [7] سلافۃ العسجد ص ۸ [8] ایضاً۔ تعلیقے است بر نخبۃ الفکر اولہ حمد لک یا واھب کل کمال نقد آں را بخط خود نوشتہ و نیز او را جواب سہ سوال است مثل تمہ براں اتحاف ص ۱۵

ثمرات النظر فی علوم الاثر[۱]

اس مقام پر علمائے یمن کے سلاسل ز اصول احدیث پر ایک مختصر تبصرہ مناسب ہوگا اور یہ بحث دو حصوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ یعنی

(ا) ابن الصلاح م ۶۴۳ھ (۱۲۴۵ء) سے پہلے!

(ب) ابن الصلاح م ھ کے بعد!

(الف) تالیفات اصول حدیث میں تدریجی ترقی (۱) م ۳۶۰ھ (۹۷۰ء) رامھرمزی ابو محمد حسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد نے اصول حدیث پر "المحدث الفاصل بین الراوی والواعی" سب سے پہلے لکھی۔

"وحافظ ابن حجر گفته اول کتاب صنف فی اصول الحدیث فی غالب الظن[۲]۔ وانه یوجد قبله مصنفات مفردة فی اشیاء من فنونه لکن هذا اجمع ما جمع فی زمانه[۳]

۲- م ۴۰۵ھ (۱۰۱۴ء) الحاکم صاحب المستدرک ابو عبد الله ...... تالیفے[۴] دریں باب نمودہ اما تہذیبش نساختہ و ترتیب نہ پرداختہ[۵]"

۳- م ۴۰۳ھ (۱۰۱۲ء) ابو نعیم اصفہانی احمد بن عبد الله ___ تالی او ر یعنی حاکم) شدہ کتا بے دریں فن نوشتہ و استخراج ضوابط کردہ اما چیزہا دروے برائے متعقب باقی ماندہ[۶]"

۴- م ۴۶۳ھ (۱۰۷۰ء) خطیب بغدادی ابو بکر احمد بن علی ___ در قوانین درایت کتابے[۷] تصنیف کردہ ... و ہیچ فنے از فنون حدیث نیست مگر آں کہ در کتابے مفرد نہ نوشتہ"

۵- م ۵۴۴ھ (۱۱۴۹ء) عیاض قاضی بن موسی ..... المعروف بہ قاضی عیاض (صاحب کتاب الشفا) ".... کتابے لطیف تالیف کرد موسوم بالماع ساخت"۔

۶- م ۵۷۹ھ (۱۱۸۳ء) ابو حفص عمر بن عبد المجید بن عمر القرشی المیانجی ...... جزوے دریں باب

[۱] سدلنا العجد صنہ تعلیقے است بر نخبہ دراں بر حافظ ابن حجر بر اسم عدالت راوی ..... تعاقب کردہ و اجادہ و افادہ نمودہ (منہج ص۲۱۳) یہ رسالہ راقم کے ہاں بھی قلمی موجود ہے وللہ الحمد (رحیق) [۲] اتحاف ص۱۳۵ [۳] حاشیہ مقدمۃ المصحح معرفۃ علوم الحدیث [۴] نام معرفۃ علوم الحدیث۔ حیدر آباد دکن میں چھپ چکی ہے۔ [۵] منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول للسید العلامۃ النواب محمد صدیق حسن خان قدس اللہ روحہ منہج ص۲ [۶] ...

نگاشت و نامش مالابسع المحدث جملہ نہاد؂

بعدۂ توالیف دیگر بروئے کار آمد و شہرت گرفت و دراں بسط و اختصار بنا بر زیادت علم و سہولت ہم رفت؂[1]

(ب) ابن الصلاح اور اس کے بعد (۷) م ۶۴۳ھ/۱۲۴۶ء تاآنکہ حافظ تقی الدین ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان معروف بہ ابن الصلاح شہرزوری نزیل دمشق آمد و متولی تدریس بمدرسہ اشرفیہ شد و کتاب علوم الحدیث جمع کردہ و تہذیب فنونش پرداخت و شیئا بعد شیئٍ آں را املا ساخت لہذا ترتیب بروضع مناسب نیامد لیکن ایں قدر شد کہ تصانیف متفرقۂ خطیب را یک جا کردہ اشتات مقاصد را فراہم نمودہ و فوائد غیر او را چیدہ بداں انضمام بخشید پس آنچہ در غیر او متفرق بود در کتابش مجتمع گردید۔ لاجرم مردم بروے عکوف کردند و براہ او رفتند و اختصار و استدراک بروے و اقتصار آں و معارضہ باوے و انتصار نہ پرداختند و ایں را در شمار نتواں کرد۔

۸۔ م ۸۵۲ھ/۱۴۴۸ء حافظ ابن حجر عسقلانیؒ آئے اور ۔۔۔ "بفرمائش بعض اخوان تلخیص مہم ازاں (یعنی از تالیف ابن الصلاح) در یک کراسہ نمود و نامش نخبۃ الفکر نہاد؛

پھر مؤلف (ابن حجر) ہی نے اس کی شرح لکھی (جیسا کہ) اس کے مقدمہ میں فرمایا ۔۔۔ "بالغت فی شرحھا فی الایضاح والتوجیہ و نبھت علی خبایا الزوایا لان صاحب البیت ادری بما فیہ"

۹۔ م ۸۴۰ھ/۱۴۳۶ء ابن الوزیر یمنی صاحب العواصم و القواصم جن کا ذکر خیر اوپر آچکا ہے۔ متن فی علوم الحدیث یا مختصر جلیل کے نام سے ایک رسالہ لکھا

"۔۔۔ و بر نخبہ انتقاد فرمود؛ (ابن الوزیر ابن حجر کے ہم عصر ہیں)

۔۔۔ و چنانکہ حافظ شرح نخبہ خود کرد ہمچنیں ابن وزیر شرح انتقاد خود نمود و دراں بسط تام بکار برد۔ و نامش "تنقیح الانظار" داد"

۱۰۔ م ۱۱۸۲ھ/۱۷۶۸ء سید امیر الیمانی صاحب سبل السلام نے اس "تنقیح الانظار" کی شرح توضیح الافکار لکھی۔ اور نخبۃ الفکر کو بھی "قصب السکر" کے عنوان سے منظوم فرمایا، آخر میں قصب کی شرح بھی لکھی یہ ہے اصول حدیث میں سید امیر الیمانی کے مؤلفات کا معاملہ!

---

[1] منہج ص ۲ [2] منہج الوصول ص ۲۷

[۴۷] ابیات کتاب التوبۃ (حدیث) [ؔ]

[۴۸] محو الحوبۃ شرح ابیات التوبۃ (حدیث) [ؔ]

[۴۹] الیواقیت فی المواقیت (حدیث)

امیر الملک فرماتے ہیں،

رسالہ فی بیان اوقات الصلوٰۃ الخمس المکتوبات علی ماوردت بہ السنۃ وصحت بہ الاخبار۔ اولہ حامداً لمن جعل الصلوٰۃ کتاباً موقوفاً محدوداً الخ

ودروے رد است بر بعض زیدیہ در جمع بین الصلوتین در حضر بغیر سفر و مطر و جز آں۔ و نقیر آں مابین حدیدہ وجدہ در مرکب خود بدستخط خوش نقل گرفتہ و چہارم شوال ۱۲۸۵ھ ازکتابتش فارغ گشتہ [ؔ]

[۵۰] تطہیر الاعتقاد عن درن الالحاد (عقاید) [عہ]

[۵۱] افادۃ الامۃ فی احکام اہل الذمۃ (فقہ الحدیث) [ؔ]

[۵۲] ارشاد النقاد الی تیسیر الاجتہاد (اصول فقہ) [لعہ] ۔

ؔ اولہا ؎

اما ان عما انت فیہ مناب وھل لک من بعد البعاد ایاب

ومجموعہ ابیاتش (۶۲) بیت است دروے تحریض کردہ است بر اتباع کتاب وسنت ..... و بروے شرحے است از ناظم در چند کراسہ بمحو الحوبۃ و تمام ایں قصیدہ محرر سطور در حطہ بذکر الصحاح الستۃ (ص) ذکر کردہ (اتحاف النبلاء ۔ ص[۴])

ؔ ۔ ابیات التوبۃ ۔ شرح ہے ۔ یہ مشہور شعر اسی میں ہے ۔

سلام علی نجد و من حل بالنجد وان کان تسلیمی علی البعد لا یجدی

یہ قصیدہ امیر الیمانی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ (م ۱۲۰۶ھ ۱۷۹۱ء) کے ظہور پر صاحب دعوت ہی کی خدمت میں لکھ کر بھیجا۔ اس کا تذکرہ امیر الملک رحمہ نے اتحاف النبلاء ص[۱۷۱] پر فرمایا ہے اور امیر الملک نے خود بھی اس قصیدے کی شرح لکھی نام (شرح) ہے ۔ شرح العقیدۃ المنسوبۃ الی السید محمد بن اسمٰعیل الامیر التی وجہ بہ الی اہل النجد (العلم الخفاق ص[۱۲۹،۱۳۴]ء)

عہ اتحاف ص[۱۷۲] عہ سلسلۃ العسجد ص[۳] یہ رسالہ متعدد مرتبہ ہندوستان و مصر میں طبع ہو چکا ہے مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی رحمہ نے اس کا فارسی ترجمہ بھی کیا ہے ۔ جو اصل کے ساتھ لاہور میں طبع ہوا تھا ۔ اب ناپید ہے (رحیق) سو سلسلۃ العسجد ص[۹] لعہ ایضاً۔

اولہ الحمد للہ الذی ذلل اصحاب علوم الاجتہاد لعلماء الامۃ در دو کراسہ است و خیلے نافع و مفید و مرشد ہے[1]

53 الادراک فی تحلیل التنباک (فقہ)[2]

54 اعلام ذوی البصائر فی تبیین حقیقۃ الماء الطاہر (فقہ)[3]

55 الاسئلۃ المتفرقۃ مع اجوبتہا (فقہ)[4]

56 بحث فی افتراق الامۃ (کلام)[5]

57 تنبیہ الناظر علی ما فی اعلام ذوی البصائر۔[6]

58 رفع الاستار لابطال ادلۃ القائلین بفناء النار۔[7]

59 رسالہ ابانۃ کتاب الصواب فی معنی اقتصاص الجماء من القرناء فی یوم الحساب (عقائد)[8]

60 رسالہ فی مسائل مفیدۃ و ابحاث عدیدۃ۔[9]

61 اعلام الابناء بعدم شرطیۃ العدالۃ للامام فی الصلوۃ (فقہ الحدیث)[10]

62 حل العقال عما فی رسالۃ الزکوۃ للجلال من الاشکال (")

63 المسائل المہمۃ علی ما تعم بہ البلوی لحکام الامۃ (")

64 رسالۃ فی وضع الصلوۃ (")

65 رسالۃ فی تاخیر الصلوۃ عمن وجب علیہ (")

66 رسالۃ بیع القبول (")[11]

67 الصلۃ والعائد فی شرح نظم القواعد (نحو)[12]

(باقی)

---

[1] اتحاف ص ۱۱۴ ۔ یہ رسالہ متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے ۔ مصر کے علامہ محمد منیر الدمشقی نے ہی مجموعۃ الرسائل المنیریہ کی پہلی جلد میں اسے طبع کر دیا ہے ۔ (رحیق) [2] اللم الخفاق ص ۳۶ [3] ایضاً [4] ایضاً [5] ایضاً ص ۱۲۱ [6] ایضاً ص ۱۲۲ [7] ایضاً ص ۱۲۵ [8] العلم الخفاق نمبر ۱۰۶ ص ۱۲۴ [9] ایضاً نمبر ۱۰۷ [10] سلسلۃ العسجد ص ۹ نمبر ۳۲۲ [11] ایضاً نمبر ۳۲۳ تا نمبر ۳۲۷ [12] ایضاً ص ۱۰ نمبر ۱۵۱۴